تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ
إن الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
قیمت فی پرچہ

THE ALFAZL QADIAN

اخبار
الفضل
ہفتہ میں دو بار
قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

نمبر ۸۶ | مورخہ ۲ مئی سنہ ۱۹۲۴ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۷ رمضان سنہ ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بخیریت ہیں۔ حضور ان دنوں ضروری تصانیف میں مصروف ہیں۔

۲۹۔ اپریل ۲۴ء ہائی سکول نے جناب چودہری غلام محمد صاحب بی اے قائمقام ہیڈ ماسٹر اور جناب قاضی عبداللہ صاحب بی اے۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر کو ان کے سکول میں آنے کی خوشی میں ایک اچھے مجمع میں ایڈریس دیا جس میں ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا۔ دونوں اصحاب نے جواب میں مختصر تقریریں کیں۔ مدعو اصحاب کے روزے افطار کرائے گئے۔

مسجد مبارک میں روزانہ کسی نہ کسی صاحب کی طرف سے روزہ داروں کا روزہ شربت یا لسی سے افطار کرایا جاتا ہے۔ اور جناب میر محمد اسحٰق صاحب افسر لنگر خانہ

رمضان المبارک

تو نے دیکھا ہے کئی بار ہلال رمضان
او مخالف کبھی دیکھا بھی جمال رمضان
کس طرح انزل فیہ القرآن ہوتا ہے
قادیاں آ تجھے دکھلاؤں کمال رمضان
ہم تو اس خوبی کے قائل ہیں جو ولی بیجلئے
کوئی دکھلائے کہیں اور مثال رمضان
مالی باغ محمدؐ کے میں صدقے جاؤں
نت نئے لاتا ہے اثمار نہال رمضان
پھر وہی میں ہوں۔ وہی ساقی وہی میخانہ
پھر وہی جام وہی ابنائے لالی رمضان
للہ الحمد کہ خالق نے ہے پھر دکھلایا
سال بھر رہتا ہے منظور خیال رمضان

اخبار احمدیہ

مجاہدین علاقہ ارتداد کی ضرورت۔

دفتر انسداد ارتداد سے ۱۴۔ اپریل کو ایک چٹھی ہر ایک مجاہد کے نام جس نے اپنے آپ کو تین ماہ کے لئے اپنے خرچ پر تبلیغ راجپوتانہ کے واسطے پیش کیا ہے۔ اس لئے لکھی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے وعدے کو جلد سے جلد ایفا کرے اور میدان ارتداد میں جانے کا وقت متعین کر کے دفتر میں اطلاع دے لیکن اسوقت تک بہت تھوڑے احباب کے جواب موصول ہوئے ہیں احباب بہت جلد جواب دیں۔ اور مقامی سیکرٹری صاحبان اس کے متعلق کوشش کریں کہ لوگ جلد جواب بھجوائیں۔ مرزا شریف احمد ناظر انسداد ارتداد

نادہندگانِ زکوٰۃ

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ نیکی کو تم حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ تم اپنی پیاری چیزوں میں سے خرچ نہ کرو۔ جیسا کہ نماز ایک ایسا فریضۂ عبادت ہے جس کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کی رضامندیوں کی راہوں پر چلنے کے قابل ہو سکتا ہے ایسا ہی اہم اور نہایت ہی ضروری فریضہ زکوٰۃ ہے جس کے ذریعہ وہ تزکیۂ نفس حاصل ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی محبت کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ یہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں آپ نے بھوکے رہکر شہادت دی ہے۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے لئے ضروری سے ضروری چیزوں کو چھوڑ سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ زکوٰۃ جیسے رکن اعظم کے پورا کرنے میں سُست ہیں۔ تو پھر آپ کس طرح اُمید کر سکتے ہیں کہ آپ نے اپنے مولیٰ کو راضی کر لیا۔ احمدی احباب کو معلوم ہو کہ یہ میری طرف سے ادائگی زکوٰۃ کے متعلق گیارھواں اعلان ہے۔ اور صرف ایک اور اعلان کرنا باقی رہگیا ہے۔ اس کے بعد نادہند لوگ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کئے جائینگے۔ احباب کو چاہیئے کہ جلد سے جلد زکوٰۃ ادا کریں۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

اعلان نکاح

عبدالرحمٰن ولد منشی محمد عبداللہ بٹالوی کا نکاح نظیر بیگم دختر میاں امام الدین صاحب حکیم ساکن موضع مدن چاک ضلع گوجرانوالہ سے بر تقرر مہر یکصد روپیہ ۲۴ اپریل ۱۹۲۳ء بروز جمعہ بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا گیا ٭

خاکسار محمد عبداللہ احمدی بٹالوی۔

درخواست دُعا

پچھلے دنوں سیکھواں میں غیر مسلم اقوام سے چند اشخاص نے اسلام قبول کیا تھا۔ اس وجہ سے مخالفین ہندو وغیرہ احمدیوں کے خلاف بہت زور لگا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض احباب کو زیر کے کنوئیں سے پانی نکالنے سے بھی روکدیا ہے اور چند مقدمات بھی عدالتوں میں دائر ہیں۔ احباب دُعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے احمدیوں کو مقدمات میں فتح عطا فرماوے۔ جلال الدین شمس از آگرہ

ایک نونہال کی حسرتناک موت

مرحوم محمد یونس علیخان جن کی عمر قریب انیس ۱۹ سال کے تھی۔ درجہ نہم گورنمنٹ ہائی سکول بدایوں میں اپنے ماموں بابو عبدالرشید خان صاحب احمدی پوسٹماسٹر کی زیر نگرانی تعلیم حاصل کر رہا تھا میرے برادر جناب محمد ممتاز علی خان صاحب احمدی کا صرف یہ ایک ہی لڑکا تھا۔ یہ نونہال ۸ اپریل ۲۳ء کو قریب نو بجے صبح روزے کی حالت میں ایک خشک درخت کے نیچے سے جس کو ایک شخص جڑ سے کھود کر گرا رہا تھا۔ اپنے سکول پہنچنے کی عجلت میں عین اُسوقت سائیکل پر گذرا۔ کہ درخت بجائے زمین پر گرنے کے یکایک اس کے سر پر آ رہا۔ ڈاکٹر وغیرہ فوراً پہنچے۔ مرہم پٹی کی گئی۔ مگر عزیز چند منٹ میں فوت ہو گیا۔ ایام طفولیت سے ہی اس ہونہار بچے کو تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ مذہبی رنگ میں رنگین ہونے کی فکر تھی۔ ہمت و استقلال و مذہبی احساس ایسا کہ اڑھائی سال کی بات ہے بائیکاٹ کے ایام میں تمام گورنمنٹ ہائی سکول اناؤ کے طلباء نے سٹرائک کر دی۔ اور سکول چھوڑ بیٹھے لیکن صرف ایک ہی یہ احمدی بچہ تھا۔ جس نے باوجود مخالفت کے پرواہ نہ کی۔ یہ خبر مسٹر ہابرٹ ڈپٹی کمشنر اناؤ کو پہونچی۔ جس نے مرحوم کو بلایا۔ آفرین کی۔ اور ایک وفاداری کا تمغہ اپنے ہاتھ سے عنایت فرمایا۔

ایسا ہی مرنے سے ایک ماہ پہلے بھیا نہ اور بریلی کے درمیان گنگا کے پل سے گاڑی الٹ گئی۔ جب اس بچے کو خبر ہوئی۔ تو بدایوں سے وہاں پہنچا زخمیوں کو نکالا۔ مرہم پٹی کی۔ اپنے بزرگوں کی تعظیم و تکریم کرنا اپنا فرض عین سمجھتا تھا پابند مذہب تھا اس کی وفات ناگہانی کی خبر سُنکر سکول بند ہو گئے بعض کچہری کے ملازمان نے کام چھوڑ دئے۔ جنازہ کے ہمراہ جیسا کہ اخبار ذوالقرنین بدایوں نے بھی مرحوم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تمام مدرسے کے طلباء اور بکثرت شہر کے لوگ شریک جنازہ تھے "۔ محمد اسحٰق علیخان احمدی محکمہ آب و ہوا۔ آگرہ

(الفضل) ہم عزیز مرحوم کے تمام خاندان سے اظہار افسوس و ہمدردی کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

وفات یافتگان کے متعلق اطلاع

میرے والد بزرگوار منشی عبدالقادر خانساماں جو حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر دو برس سے سلسلہ احمدیہ میں داخل تھے۔ انتقال فرما گئے۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ محمد یٰسین احمدی میڈوجان (آسام)

(۲) سید صادق حسین صاحب احمدی اناوی گارڈ کا عاشق حسین ۱۴ اپریل ۱۹۲۳ء کو پانچ بجے دن کے فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ حافظ سلیم احمد۔ قادیان۔

(۳) میرا لڑکا عبدالغفور بقضائے ایزدی دو ماہ کی متواتر بیماری کے بعد فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمادیں۔ عبدالعزیز احمدی راجپورہ ریاست پٹیالہ۔

(۴) میرے بڑے بھائی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری جو ایک عالم فاضل اور مخلص احمدی تھے۔ بقضائے الٰہی یکم رمضان المبارک ظہر کی نماز پڑھتے پڑھتے واصل باللہ ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمادیں

محمد ابراہیم بقاپوری

التوائے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رمضان اور موسمی تعطیلات کی وجہ سے امتحان ۱۵ مئی ۲۳ء تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ ۱۲ تاریخ تک پرچۂ امتحان امیران جماعتہائے اور سکرٹریان تعلیم و تربیت کو انشاء اللہ پہنچ جائیگا۔ آیندہ کے لئے یہ تجویز قرار پائی ہے کہ یہ امتحان قایم شدہ دینی درسگاہوں میں عام کر دیا جائے۔ اور سالانہ نصاب تدریس کے مطابق کتب کا امتحان تمام درس میں شامل ہونیوالوں سے لیا جائے۔ یہ امتحان حسب استطاعت دو قسم کا ہوگا۔ ایک تحریری اور ایک زبانی۔ زبانی اُن احباب کے لئے ہوگا جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ لہٰذا اُن کی

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان - ۲ مئی ۱۹۲۴ء

آریوں کا پیش کردہ پرمیشور ان کے مسلّمہ معتقدات کی رو سے

وہ ہستی جس کے لئے انسان اپنے نفس پر ہر قسم کی تکلیف گوارا کرتا ہے اور جس کی خاطر ہر دکھ اور ہر مصیبت کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہے۔ جس کے لئے گھر سے بے گھر اور وطن سے بے وطن ہونا گوارا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے قرب کا حاصل کرنا ہے۔ یہی مقصد اور یہی مدعا سچے مذہب کی جان اور اس کی روح ہے۔

اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے جب ہم آریہ مذہب پر غور کرتے ہیں۔ اور آریوں کے مسلّمہ عقاید پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ان کے پیش کردہ ایشور پر نظر کرکے ان کی حالت پر سخت حیرت آتی ہے۔

آریہ سماجیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ پرماتما۔ جیو۔ پرکرتی یعنی خدا۔ روح اور مادہ یہ تینوں انادی اور قدیم سے ہیں۔ البتہ پرماتما نے روح اور مادہ کو باہمیں جوڑ دیا ہے۔

اگر بالفرض تسلیم کر لیا جائے کہ روح اور مادہ بمعہ اپنی قوتوں۔ استعدادوں اور خاصیتوں کے انادی ہیں۔ اور جس طرح خدا اپنے وجود میں کسی کا محتاج نہیں۔ یہ بھی اپنے وجود میں کسی کے محتاج نہیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اس عقیدہ کو رکھتے ہوئے کوئی یہ کیونکر مان سکتا ہے کہ ایشور بھی کوئی ہستی ہے جب روح اور اس کی زبردست طاقتیں خود بخود ہیں جیسا مادہ معہ اس کی خاصیتیں اپنے آپ ہیں تو ان کا آپس میں جڑنا اور ترکیب پانا بھی کیوں نہ مان لیا جائے کہ خود بخود ہے وہ کونسی دلیل ہے۔ جو روح اور مادہ کو انادی اور ان کے وجود کو خود بخود مانتے ہوئے ظاہر کرتی ہے کہ ایشور ہے اور اسی نے روح اور مادہ کو جوڑا ہے۔

دوم اگر روح اور مادہ معہ اپنی طاقتوں اور خاصیتوں کے اپنے آپ ہمیشہ سے چلے آرہے ہیں اور ان کے ہونے میں پرمیشور کا کوئی دخل نہیں تو پرماتما اس صورت میں قابل بندگی اور پرستش نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ جبکہ اس نے نہ انسان کی روح کو پیدا کیا اور نہ مادہ کو کہ جس سے اس کا شریر (جسم) بنا تو پھر یہ اس کے آگے اپنے سارے وجود کو کیوں جھکائے۔

سوم۔ ایشور روح اور مادہ کا مالک بھی نہیں ٹھہرتا کیونکہ ملکیت چار طور سے ہو سکتی ہے یا تو کوئی چیز کسی نے خود پیدا کی ہوئی ہو یا کسی نے پیدا تو نہ کی ہو مگر اس نے کسی سے خریدی ہو یا اس کو کسی نے تحفۃً دی ہو یا بذریعہ غصب کوئی مالک بن بیٹھا ہو۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ پرماتما کیونکر روح اور مادہ کا مالک ہو گیا۔ پیدا تو ان کو اس نے کیا نہیں نہ کسی سے خریدا اور نہ ہی اس کو کسی نے تحفۃً دیا پھر کیا اس نے کہیں سے ان کو غصب کیا۔ اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں تو وہ ان کا مالک بھی نہیں ہو سکتا اور جب مالک نہ ہوا تو ان پر تصرف کرنے کا بھی اسے کوئی حق نہیں۔ آریوں کا پیش کردہ پرماتما تو بعینہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کا مصداق ہے ؎

ایشور بنا ہے منہ سے خالق نہیں کسی کا
روحیں ہیں سب انادی پھر کیوں فنا ہے آئی

چہارم بلحاظ ارواح اور مادہ پرماتما کے محسن ہوئے کیونکہ اس کی ساری خدائی کا کارخانہ ان کے سہارے پر ہے۔ اگر بالفرض نہ روح ہو نہ [illegible] تو ایشور کیا کرتا۔ اس شعر کا مصداق بنتا ؎

روحیں اگر نہ ہوتیں ایشر سے کچھ نہ بنتا
اس کی حکومتوں کی ساری بنا یہی ہے

پنجم۔ اس طرح ایشور عالم بھی نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ اگر وہ ارواح کی کیفیت اور ان کے اسرار کو اچھی طرح جانتا اور ان کی کنہ تک پہنچ چکا ہوتا تو یقیناً ان کے بنانے پر بھی قادر ہوتا۔ کیونکہ یہ مسلّمہ امر ہے۔ کہ کسی شے کا کامل علم اس کے بنانے پر قادر کر دیتا ہے۔ چنانچہ حکماء اور فلاسفروں نے کہا ہے کہ جب علم اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ تو وہ عین عمل بن جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ایشور عالم بھی نہیں ہے۔ ورنہ وہ روح اور مادہ کو بنا سکتا۔

ششم۔ پھر اس طرح وہ رحم سے بالکل خالی اور کورا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر انسان سے ذرا سی بھی غلطی بغیر اس کے ارادے اور قصد کے ہو جائے۔ تو خواہ وہ اس پر کتنا ہی پشیمان اور شرمندہ کیوں نہ ہو آریوں کا پرماتما جب تک اسے انسانیت سے جدا کرکے کتے۔ بلی اور سور وغیرہ کی جونوں میں نہ ڈال لے تب تک اسے آرام نہیں آتا۔ اس سے بڑھ کر بے رحمی اور کیا ہو سکتی ہے۔ ایک انسان تو معافی مانگنے والے کو معاف کر سکتا ہے مگر آریوں کا پرمیشور نہیں کر سکتا۔

ہفتم۔ پھر ایسا ایشور رحمت سے بھی خالی ہے کیونکہ وہ اپنے خاص پیاروں اور وفاداروں کو اور انکو جو کہ اس کی راہ میں مٹ گئے۔ اپنے قرب میں جگہ دے کر پھر اپنے سے دور کر دیتا ہے اور اپنی رحمت کی چادر ان پر ڈالکر پھر انکو دھتکار دیتا ہے۔ کیونکہ آریوں کا عقیدہ ہے کہ وہ ہر انسان کو مکتی میں ڈالکر اس کے کسی نہایت ہی خفیف اور چھوٹے سے گناہ کے باعث مکتی خانہ سے نکال دیتا اور کسی جون میں ڈال دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچ فرمایا ہے ؎

دیکر نجات مکتی وہ چھینتا ہے سب سے
کیسا ہے وہ دیالو جسکی عطا یہی ہے

ہشتم۔ دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ سزا دینے کی اصلی غرض

اور مدعا سزا یافتہ کی اصلاح ہوتی ہے کہ بعد سزا سزا یافتہ کبھی ایسی حرکت نہ کرے اور سزا سے اسکی اصلاح ہوجائے۔ مگر آریوں کا پیش کردہ ایشور ایسا ہے کہ کسی کو کتے کی جون میں ڈالتا ہے۔ کسی کو انسان سے سور بنا دیتا ہے۔ مگر ایسی سخت سزا دینے کے باوجود پھر بتلاتا نہیں کہ کس گناہ اور کس قصور کے باعث یہ سزا دیتا ہوں "تاکہ آیندہ انسان اپنی غلطی اور قصور کو معلوم کرکے اس سے مجتنب رہیں"

نہم۔ ایسا پرمیشور کسی صورت اور کسی حالت میں بھی شکریہ کا مستحق نہیں ہے۔ کیونکہ شکر کسی کا احسان کے بدلے کیا جاتا ہے۔ مگر آریوں کا پرمیشور کسی پر بھی احسان نہیں کرتا۔ اگر کسی انسان کو سُکھ یا راحت مل رہی ہے تو اپنے اچھے کرم اور عمدہ اعمال کے باعث نہ کہ پرمیشور کی مہربانی سے پھر اس کا شکر کیسا؟

دہم۔ ایسے پرماتما کی قدرتوں اور تصرفات کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ جس قدر انسانی حوائج انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کو پورا کرنے کے لئے تمام چیزیں موجود کردی ہیں۔ مثلاً انسان کی سواری اور باربرداری کے لئے گھوڑے ہاتھی وغیرہ۔ خوراک کے لئے غلہ جات ہیں اور سبزیاں ترکاریاں۔ گھی دودھ مکھن کے لئے گائیں بھینسیں۔ ان تمام اشیاء کی انسان کو چونکہ ضرورت تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے انسان کے سکھ اور آرام کے لئے اپنی کامل قدرت اور منشاء اور تصرف سے ان کو بنا دیا۔ لیکن آریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان میں خدا اور اس کی قدرت اور طاقت کا کوئی دخل نہیں۔ بلکہ یہ ہمارے پاپوں اور گناہوں کے طفیل سب کچھ بنا ہے۔ ہم نے پاپ کئے تو اعلےٰ سے اعلےٰ قسم کی سبزیاں اور ترکاریاں پیدا ہوگئیں۔ ہمارے بُرے کرموں کے باعث گائیں اور بھینسیں پیدا ہوگئیں۔ ہمارے بُرے کاموں کی وجہ سے غلہ جات اور قسم قسم کے پھل پیدا ہوگئے۔ الغرض ان کے نزدیک جو بھی آرام دہ چیز ہے۔ وہ انسانی گناہوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ نہ کہ ایشور نے اپنی قدرت سے پیدا کی ہے پھر اس کی قدرت کا کیا ثبوت؟

یازدہم۔ آریوں کے اعتقادات کی رُو سے ان کا ایشور نہایت ہی طرفدار بلکہ صرف اگنی۔ وایو انگرا۔ آدت کا ہی خدا ہے اور کسی کا نہیں کیونکہ وہ ہمیشہ اور ہر سرشٹی کے آغاز میں صرف انہی چار رشیوں کے دل پر اپنا کلام ڈالتا ہے اور باقی دُنیا کو اس نے محروم کر رکھا ہے۔ اپنے کلام کے نازل کرنے کے لئے بھی اسکو یہی ملک ہندوستان پسند آگیا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں نہ تو باقی کے انسان اس کے بندے ہیں اور نہ ہی دوسرے ملک اس کے ملک ہیں۔

دوازدہم۔ آریوں کے خدا کی حیثیت آریوں کے مہرشی دیانند کے نزدیک فقط جولاہے کی سی ہے۔ گویا جس نے آریوں کے ایشور کو اور اسکی طاقتوں کو معلوم کرنا ہو تو وہ سیدھا کسی جولاہے کے گھر چلا جائے۔ اور جولاہے کو دیکھ لے۔ چنانچہ وہ ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۳۴ (ایڈیشن پنجم) میں لکھتے ہیں:-

"جیسے کپڑا بنانے سے پہلے جولاہا رُوئی کا سوت اور نلی وغیرہ موجود ہوں تو کپڑا بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح پیدایش عالم سے پیشتر پرمیشور پرکرتی۔ کال اکاش اور نیز جیو جو ازلی ہیں موجود ہوتے ہیں۔ ان سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔"

گویا جس طرح جولاہا کپڑا نہیں بُن سکتا۔ جب تک کہ اس کے پاس نلی اور سوت نہ ہو۔ اسی طرح آریوں کا خدا بغیر رُوح اور مادہ کے کوئی چیز نہیں بنا سکتا۔

الغرض یہ ہے وہ ایشور جس پر آریوں کو ناز ہے اور جس کی طرف وہ تمام دنیا کو دعوت دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ایسے ایشور کو کوئی کیوں مانیگا۔

ظہور حسین مولوی فاضل قادیان

علاقہ ارتداد میں آریوں کی حالت

ملکانوں کو طرح طرح کے لالچوں اور قسم قسم کے دباؤ سے مُرتد بنانے والے مہاشہ شردھانند جی نے ہندوؤں کو ایسے سبز باغ دکھائے کہ وہ ہندو جن کے وہم دگمان میں بھی کبھی نہیں آسکتا تھا کہ کسی غیر مذہب کا آدمی ان کے مذہب میں شامل ہو سکتا ہے۔ اور آ بھی کس طرح سکتا۔ جبکہ ان کا مذہب اس بات کو قطعاً جائز ہی نہیں رکھتا۔ وہ بھی سینکڑوں اور ہزاروں روپے مہاشہ جی کو دینے لگ گئے۔ کیونکہ مہاشہ جی بار بار انہیں یہ سناتے تھے کہ کئی لاکھ ملکانے پیاسے پرندہ کی طرح مُنہ کھولے شدھی کے منتظر بیٹھے ہیں۔ کھیتی پک کر بالکل تیار ہے صرف کاٹنے والوں کی دیر ہے۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد جب وہ لوگ ختم ہوگئے۔ جو سالہا سال سے آریوں کے پھندوں میں پھنسے ہوئے تھے تو مہاشہ جی اور ان کے چیلوں کو کہنا پڑا کہ ملکانوں کی شدھی بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ ملکانے انہیں مُنہ لگانا بھی پسند نہیں کرتے۔ لیکن اب تو یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے کہ آریہ مختلف دیہات میں پٹنے اور مار کھانے کا اعلان کر رہے اور شور مچا رہے ہیں کہ پولیس مارنے والوں کو گرفتار کرے۔ چنانچہ چند ہی دن ہوئے۔ صالح نگر ضلع آگرہ میں مار پیٹ کھانے کا بہت شور اخباروں میں مچایا گیا تھا۔ حال ہی موضع ساندھن کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہاں آریوں پر ملکانے کئی حملے کر چکے اور انہیں گاؤں سے نکل جانے پر مجبور کر رہے ہیں۔ یہ ساندھن وہی گاؤں ہے۔ جسے تھوڑا ہی عرصہ ہُوا۔ آریوں نے اسلام گڈھ قرار دیکر لکھا تھا کہ وہ فتح ہوگیا۔ کچھ لوگ مُرتد ہوگئے اور باقی ہونے کے لئے تیار ہیں اگرچہ ہمیں ساندھن کے متعلق قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہُوا ہے کہ آریوں کا یہ شور بالکل جھوٹا ہے اور ایک سب انسپکٹر صاحب نے جو ہندو تھے موقع پر تحقیقات کرکے اُسے بے بنیاد قرار دیا ہے۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ کیا آریوں کو ملکانوں پر اس قسم کے الزام لگاتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ کیا یہ وہی ملکانے نہیں ہیں

جن کے متعلق مہاشہ شردھانند جی نے فرمایا تھا۔ کہ پپیاسے پرندسے کی طرح شدھی کے لئے مُنہ کھولے بیٹھے ہیں۔ اور بڑی بے تابی سے آریوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ اب ان کی پیاس کیونکر بجھ گئی۔ اور وہ کیوں آریوں سے شدھی کا امرت پینے کی بجائے ان سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے۔

معلوم ہوتا ہے۔ آریوں نے اور سب طریقوں میں ناکامی اور نامرادی دیکھ کر یہ ایک نئی چال اختیار کی ہے کہ ملکانوں پر مارنے پیٹنے کا الزام لگا کر انہیں عدالتوں اور کچہریوں میں پریشان کریں اور اس طرح متعصب ہندو حکام کے اثر اور رسوخ۔ خوف اور ڈر کے ذریعہ ارتداد پر مجبور کریں۔ چونکہ اس علاقہ میں ہر محکمہ میں ہندوؤں کی کثرت ہے۔ اور بعض مقامات پر ان کا تعصب نمایاں اور کھلے طور پر ظاہر بھی ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ نہایت خطرناک چال ہے۔ جو آریوں نے اختیار کی ہے۔ علاقہ ارتداد میں کام کرنے والی انجمنوں کو متفقہ طور پر اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور غریب ملکانوں کو جھوٹے اور بناوٹی مقدمات سے خوف زدہ ہو کر آریوں کے آگے نہ جھکنے دینا چاہیئے ؁

خلافت ٹرکی اور فتنہ ارتداد

برادران وطن کی مہربانیوں سے ملکانوں میں جو فتنہ ارتداد پیدا ہوا ہے۔ اور جس کی زد میں سینکڑوں نہیں ہزاروں ناواقف۔ انجان اور فلاکت زدہ ملکانے بہ گئے۔ اسلامی جھنڈے کے نیچے سے نکلکر کفر اور ظلمت کی غار میں گر گئے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے اور آپ پر درود بھیجنے والے آپ پر گندے سے گندے اور ناپاک سے ناپاک اعتراضات کرنے والوں میں شامل ہو گئے۔ مسلمانوں کے اسلاف نے راجپوت قوم میں اسلام کے جو پودے بڑے بڑے مجاہدوں اور کوششوں سے لگائے تھے وہ خشک ہو گئے اور ایسے خشک ہو گئے کہ جلانے کے قابل بن گئے۔ لیکن اس مصیبت اس آفت۔ اس تباہی اور اس بربادی کو دیکھتے اور سُنتے ہوئے بھی ان لوگوں کو ذرا پروا نہ ہوئی۔ جو آجکل مسلمانوں کے لیڈر اور راہنما بنے ہوئے ہیں۔ اور اپنے آپ کو خدایان اسلام سمجھتے ہیں۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ مولوی ابو الکلام صاحب آزاد جنہیں "امام الہند" کہا جاتا ہے۔ انہوں نے فتنہ ارتداد کی روک تھام کے لئے کیا کوشش کی۔ کیا کسی کو معلوم ہے کہ مسٹر محمد علی اور مسٹر شوکت علی صاحبان نے جنہیں "سرتاج قوم رئیس الاحرار" قرار دیا جاتا ہے۔ اسلام سے مُرتد ہونے والوں کو بچانے کے لئے کیا سعی کی۔ اسی طرح کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ مولوی عبد الباری صاحب ڈاکٹر کچلو صاحب یا اور کسی سرکردہ لیڈر اور راہنما نے مُرتدین کو اسلام پر قائم رکھنے کے لئے کوئی عملی کام کیا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ان اصحاب کے نزدیک فتنہ ارتداد بالکل معمولی اور ناقابل توجہ بات ہے۔ اور جن اشغال میں وہ مشغول ہیں یعنی حصول سوراج۔ خلافت ٹرکی وغیرہ یہ زیادہ اہم اور ضروری اُمور ہیں۔ لیکن کیا یہ صحیح ہے۔ اس کا جواب بالفاظ خواجہ حسن نظامی صاحب یہ ہے جو انہوں نے خلافت ٹرکی کے ملنے پر دیا ہے:-

"ارتداد رک جائے۔ مسلمانوں کا ایمان بچ جائے۔ ہندوؤں کی سنگھٹن مسلمانوں کی تباہی کے منصوبے کرنے ترک کر دے۔ تو میں جانوں کہ خلافت قائم ہو گئی ورنہ کچھ بھی ہو۔ فتنہ ارتداد سے بڑی چیز اسلامی دُنیا میں کوئی نہیں" (درویش۔ ۱۵ اپریل)

کاش! کوئی یہ بات مسلمان لیڈروں کو سمجھائے تاکہ وہ ڈالیوں اور پتوں کی حفاظت کی کوشش کرنے کی بجائے جڑ کی حفاظت کریں ورنہ قطعاً ناممکن ہے کہ انکی کوششیں نتیجہ خیز ثابت ہو سکیں۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ خلافت ٹرکی کے متعلق ان کی مساعی کا کیا انجام ہُوا۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ ہر بات میں ہندوؤں کی ہاں میں ہاں ملانے اور ہر موقع پر نقصان اٹھانے کے باوجود ہندو مسلم اتحاد کا کیا حشر ہُوا۔ پھر کیوں وہ اسلام کی حفاظت اور اشاعت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کیوں مسلمانوں کی ترتیب اور تنظیم کی کوشش نہیں کرتے۔ اور کیوں ان آفات کو دور کرنے کی سعی نہیں کرتے۔ جو آئے دن مسلمانان ہند پر نازل ہو رہی ہیں ؁

معاصر "الحکم" کا یادگاری نمبر

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے ماہ مئی کے آخر میں "الحکم" کا ایک خاص پرچہ شائع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اور اسے اس شرط کے ساتھ مشروط کیا ہے کہ دس ہزار پرچہ کی خریداری کے لئے درخواستیں پہنچ جائیں۔ ہماری جماعت کے مقابلہ میں یہ کوئی بڑی تعداد نہیں ہے۔ اور اگر احباب ہمت اور کوشش سے کام لیں۔ تو اس تھوڑے سے عرصہ میں بھی اسے پورا کر سکتے ہیں۔ ذیقدرت اصحاب اور مختلف مقامات کی انجمنیں بہت جلدی اس پرچہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنے کے لئے آرڈر بھیجدیں اور اسکی اشاعت اور ترویج کا خاص اہتمام کریں کیونکہ جناب شیخ صاحب موصوف کی ذات سے توقع ہے کہ وہ اس نمبر کو نہایت دلچسپ اور مفید صورت میں شائع کرینگے اور اسے بزرگان جماعت کے بہت اہم اور ضروری مضامین کا گلدستہ بنا کر پیش کرینگے۔ جو تبلیغ احمدیت کے لئے بہت مفید ہو گا ؁

ہماری خواہش تو یہی ہے کہ احباب دس ہزار کی تعداد ضرور پوری کریں۔ آریہ اخبارات کے خاص نمبر ۲۰۔ ۳۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ اور پھر بھی پورے نہیں ہوتے اور بہت سے خریدار محروم رہ جاتے ہیں دس ہزار کی تعداد کوئی ایسی تعداد نہیں۔ جو اگر کوشش کی جائے تو پوری نہ ہو۔ لیکن چونکہ وقت تھوڑا ہے اسلئے ہماری رائے یہ ہے کہ اس نمبر کی اشاعت کو دس ہزار کی تعداد سے مشروط نہ رکھا جائے۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرکے اسکی تیاری شروع کر دیجائے اور آخری وقت تک جس قدر درخواستیں پہنچ جائیں۔ ان کے اندازہ سے چھپوا لیا جائے۔ البتہ آئندہ اس قدر عرصہ قبل اسکی تحریک کی نہ جائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

پیدائش انسان کی غرض

صفات الٰہی کا جلوہ گاہ بننا

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۸ ار اپریل ۱۹۲۳ء

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رمضان کا ایک فائدہ

میں نے پچھلے جمعہ میں اس امر کے متعلق توجہ دلائی تھی۔ کہ رمضان کے فوائد میں سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ اس کے اندر خدا تعالیٰ نے ایسے اوقات عبادتوں کے لئے رکھ دیئے ہیں۔ کہ اگر انسان ان اوقات میں خدا تعالیٰ کی عبادت کامل تذلل اور پورے خشوع و خضوع سے کرے تو یقیناً اپنے محبوب سے مل سکتا ہے۔ اور اس مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ اگر اس مقام سے اس کو تمام دنیا کی حکومتیں مل کر بھی گرانا چاہیں۔ تو بھی اس کے پائے ثبات کو لغزش نہیں دے سکتیں۔ یہ وہ مقام ہے۔ جس پر پہنچنے کے بعد اس کو گرنے کا ذرا احتمال نہیں رہتا۔ اور اس کو خدا کا قرب حاصل ہو جاتا ہے جس سے بڑھ کر دنیا و آخرت کا کوئی انعام نہیں۔ آج پھر میں اسی مضمون کے دوسرے پہلو کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (سورۃ ذریٰت آیت ۵۷) کہ میری جن وانس کے پیدا کرنے سے صرف ایک غرض ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ میرے عبد بن جائیں۔ اور میرا قرب حاصل کرنے کے لئے جو تکالیف ان کو میری راہ میں پیش آئیں۔ ان کو برداشت کرتے ہوئے ان میں سے پاس آتی مگر رہ جائیں اور حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ جب کوئی اس طرح کرتا ہے۔ تب وہ اس بات کا مستحق ہوتا ہے۔ کہ میرا عبد کہلا سکے۔

عبودیت کا مطلب

عبودیت کے معنی عربی زبان میں کامل عاجزی اور تذلل کے ہیں۔ تذلل کہتے ہیں۔ کسی چیز کا کسی دوسری چیز کے اثر سے متاثر ہونا۔ اور اس کے نقش کو قبول کرنا۔ مثلاً انسان نرم مٹی پر ہاتھ مارتا ہے۔ تو اس پر ہاتھ کا نقش بن جاتا ہے۔ اس نقش کو عربی زبان میں تذلل کہتے ہیں۔ اور چونکہ گیلی مٹی کسی فاعل کے اثر سے جلدی متاثر ہو کر اس کے نقش کو جو وہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ قبول کر لیتی ہے۔ اس لئے جو لوگ اپنا عجز اور انکسار ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو خاک سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور خاکسار کہلاتے ہیں۔ اسی طرح تذلل اور عاجزی کے اظہار کو مد نظر رکھتے ہوئے عربی زبان میں یہ محاورہ ہے۔ کہ تربت یداک یعنی خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ۔ یہ محاورہ عرب لوگ اس وقت بولتے ہیں۔ جب کسی کی ذلت اور عاجزی ظاہر کرنا یا اس کے استحقار کو ظاہر کرنا منظور ہو۔ اور اس محاورہ میں مٹی کے لفظ کو لانے کی یہی حکمت ہے۔ کہ مٹی میں جس قدر تذلل اور عجز ہے۔ اور کسی چیز میں نہیں۔ یہ اپنے اندر کامل تذلل کا سامان رکھتی ہے۔ اور سامان رکھنے کے ساتھ ہی یہ مختلف قسم کی شکلیں بھی اختیار کر سکتی ہے اگر تم بار یک مٹی کو کسی چوڑے برتن میں ڈالو گے تو وہ چوڑی شکل اختیار کرے گی۔ اور اگر گول برتن میں ڈالو گے تو گول شکل اختیار کرے گی۔ اسی طرح گیلی مٹی کو جن شکلوں میں ڈھالنا چاہو گے وہ ڈھل جائے گی۔ اور تم اس سے مختلف قسم کے برتن لوٹے پیالے وغیرہ بنا سکتے ہو۔ اسی طرح اینٹیں بن سکتی ہیں۔ جن سے تمہارے اعلیٰ درجہ کے رہائشی مکان تیار ہوا کرتے ہیں۔

انسان کو کیوں مٹی سے بنایا گیا

اسی امر کی طرف متوجہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ ہم نے انسان کو مٹی سے بنایا ہے۔ اور مٹی کے بنانے سے یہ غرض ہے۔ کہ جس طرح مٹی ہر قسم کے اثرات سے متاثر ہو کر اپنے اندر بیسیوں قسم کے نقوش جذب کر سکتی ہے۔ اور وہ اس قابل ہو سکتی ہے۔ کہ مختلف قسم کی شکلیں اختیار کر سکے۔ اسی طرح بندہ میں خدا تعالیٰ نے ایسی طاقت رکھ دی ہے۔ کہ وہ نیکی اور بدی دونوں راہوں پر چل سکتا ہے۔ اور دونوں صفتوں کو اپنے اندر جذب کر سکتا ہے۔ اگر بندہ کے اندر بدی کو قبول کرنے کا مادہ نہ رکھا جاتا۔ اور یہ فرشتوں کی طرح نیکی ہی پر قادر ہوتا اور بدی کے نزدیک نہ جا سکتا تو یہ ہرگز اس قابل نہ ہوتا۔ کہ اس کو اعلیٰ درجے کے انعام دیئے جائیں۔ اور نہ ہی اس لائق ہوتا کہ اس کے مدارج کی ترقی ہوتی۔ پس خدا تعالیٰ کا انسان کو بار بار یہ فرمانا۔ کہ ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے در اصل اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ تو مٹی کی طرح اپنے اندر تبدیلی کر سکتا ہے۔ اور مختلف قسم کے نقوش نیکی اور بدی کے اپنے اندر جذب کر سکتا ہے۔ اور ان کے اثرات سے متاثر ہو سکتا ہے۔

کامل عبد بننے کا حکم

باوجود مختلف تاثرات کو قبول کرنے کے پھر ایک خاص صورت اور شکل اختیار کرنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا۔ کہ نیک ہو جا۔ اور میرا عبد بن جا اور ہماری ذات کے عکس کو اپنے اندر جذب کر اور کامل عبد کہلا۔ کامل عبد وہی ہو سکتا ہے۔ جس میں دونوں صفتیں موجود ہوں۔ یعنی جہاں وہ اپنے مالک کی اطاعت کرتا ہو۔ وہاں اس میں یہ بھی طاقت ہو۔ کہ نافرمانی کرنے پر بھی قادر ہو۔ اور باوجود نافرمانی کی طاقت رکھنے کے پھر وہ اپنے مالک کی اطاعت کرے۔ اور اس کا فرمانبردار ہو۔

خدا عبد بننے کا کیوں حکم دیتا ہے

آگے ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ جو کہتا ہے۔ کہ میرے عبد بنجاؤ

تو کیا اس عبد کے لفظ کے معنے خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی وہی ہیں جو عرف میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور کیا انہی اغراض کو پورا کرنے کے لئے عبد بننے کا حکم دیا ہے۔ جن اغراض کو پورا کرنے کے لئے ایک آقا ایک غلام کو خریدتا ہے۔ اور اس سے مختلف کاموں میں اپنا ہاتھ بٹواتا ہے۔ جیسا کہ بعض اوقات ایک آقا ایک غلام کو اس لئے خریدتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے بوجھوں کے اٹھانے میں اپنے آقا کا ہاتھ بٹائے۔ اور اس کی مدد کرے یا بعض اوقات ایک مالک ایک نوکر اس لئے رکھتا ہے۔ کہ وہ اگر باہر سفر پر جائے یا کسی اور غرض سے گھر سے نکلے۔ تو وہ اس کی عدم موجودگی میں گھر کی حفاظت کرے یا جب وہ سایہ دار درخت کے نیچے آرام کرنے کی خاطر بیٹھ جائے۔ تو نوکر اس کی جگہ ہل چلائے اور اس کے کام میں اس کی مدد کرے۔ پھر بعض اوقات ایک آقا غلام کو اس لئے خریدتا ہے کہ دشمنوں کے دلوں میں اس کی دہشت بیٹھ جائے اور کسی دشمن کو طاقت نہ ہو کہ وہ اسپر کسی غفلت کے وقت حملہ کر سکے۔ بسا اوقات ایک آقا ایک غلام کو اس لئے خریدتا ہے کہ وہ آقا کے لئے باڈی گارڈ بننے کا کام دے سکے۔ اور ہر وقت اس کے ساتھ سایہ کی طرح لگا رہے تاکہ کوئی دشمن اس پر کہیں اچانک حملہ نہ کر دے۔ اور اسکو جان سے نہ مار دے۔ پھر بعض دفعہ غلام ظاہری شان و شوکت کے دکھلانے کے لئے خریدا جاتا ہے۔ اور جب اس کا آقا بازار میں سیر کے لئے نکلتا ہے تو وہ لوگوں کو راستہ سے ہٹاتا جاتا ہے۔ اور کہتا جاتا ہے کہ راستہ صاف کر دو۔ میرا آقا آتا ہے۔ اور اس طرح لوگوں پر اپنے آقا کی شان و شوکت ظاہر کرتا ہے۔ لیکن کیا خدا بھی تمہارا محتاج ہے اور تمہیں اس لئے عبد بناتا ہے کہ تم اس کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹا دو یا اگر وہ باہر سفر کو جائے۔ تو تم گھر کی حفاظت کرو یا اس لئے کہ تمہارے عبد بننے کی وجہ سے اس کے دشمنوں کے دلوں میں اسکی دہشت اور خوف بیٹھ جائے۔ یا اس لئے کہ تم اس کے باڈی گارڈ بنو۔ اور اس کے غفلت کے وقتوں میں اس کی اس کے دشمنوں سے حفاظت کرو۔ یا اس لئے کہ وہ تمہارے ذریعے اپنی شان و شوکت اور جلال ظاہر کرے۔ ہرگز نہیں۔ خدا اپنے جلال اور شان و شوکت کے ظاہر کرنے میں تمہارا محتاج نہیں۔ اس کا جلال تو اب بھی اسی طرح ظاہر ہے جس طرح پہلے ظاہر تھا۔ اور جب تم نہ ہو گے تب بھی اسی طرح ہو گا۔ پس جب وہ ان تمام غرضوں کے پورا کرنے کے لئے تمہیں عبد بنانا نہیں چاہتا۔ تو پھر وہ کونسی غرض ہے۔ جس کو پورا کرنے کے لئے تمہیں کہتا ہے کہ میرے عبد بن جاؤ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اس غرض کے لئے تم کو عبد بنانا چاہتا ہے کہ تم اپنے فائدہ کے لئے نیک بنو اور اس کے لئے تذلل اختیار کرو اور اسی کے ہو جاؤ۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے کہ تمہاری پیدائش کی غرض ہی یہ ہے کہ تم میرے عکس کو اپنے اندر جذب کرو اور میری صفات میں رنگین ہو جاؤ۔ تاکہ میرے کہلاؤ اور اس گیلی مٹی کی طرح ہو جاؤ۔ جسپر آسانی سے قسم قسم کے نقش پڑ سکتے ہیں تاکہ تم پر خدا کا عکس پڑے اور اسکی صفات تمہارے اندر منقش ہو جائیں۔ پرانے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ کاغذوں کی قلت کی وجہ سے کتابیں مٹی پر لکھی جاتی تھیں۔ چنانچہ اب بھی ایسی مٹی کی تختیاں ملتی ہیں۔ جن پر مختلف کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ پس تم گیلی مٹی ہو جاؤ۔ تاکہ تم پر میرے جلال کا عکس پڑے۔ اور میں تم کو اپنا نشان بنا سکوں۔ اور تم میرے مظہر رہو۔ اور ان لوگوں کے لئے نمونہ بنو۔ جو ابھی تک عبد نہیں بنے۔ وہ تمہارے اندر میرے نشانات دیکھیں۔ اور میری صفات کو ملاحظہ کریں تاکہ ان کو یہ معلوم ہو کہ جب خدا کے وہ بندے جو اپنے اندر اس کی صفات جذب کئے ہوئے ہیں۔ اسقدر رحم دل اور شفیق ہوتے ہیں تو وہ خدا کیسا شفیق اور محبت کرنے والا ہو گا۔ جس کے یہ آئینہ ہیں ؛

خدا کی شکل پر انسان کا پیدا ہونا

اسی کی طرف بائبل میں اشارہ ہے۔ کہ انسان کو خدا نے اپنی شکل پر پیدا کیا۔ تاکہ خدا اپنے صفات اپنے بندے کے اندر جلوہ گر کرے۔ اور اس کو دوسرے بندوں کے لئے بطور نمونہ ظاہر کرے۔ جس کی وہ تقلید کریں۔ جب بندہ اس مقام پر پہونچ جاتا ہے کہ وہ لوگوں کے لئے اسوہ حسنہ ہو۔ تو تمام گناہوں سے نجات پا لیتا ہے۔ اور اس کو وہ مقام حاصل ہو جاتا ہے جس کی طرف قرآن شریف میں خدا تعالیٰ اس طرح اشارہ فرماتا ہے :- فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کہ چونکہ تو میرا عبد بن گیا ہے۔ اور میری صفات کا جلوہ گاہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اب تو میرے مقام پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور میرا مقام وہ مقام ہے جس میں کسی قسم کی احتیاج انسان کو دُکھ نہیں دیتی نہ بھوک اس کو ستاتی ہے نہ پیاس اس کو تنگ کرتی ہے۔ اور نہ ہی اس کو فنا ہونے کی خلش دامنگیر ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ کن فیکون کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا لھم ما یشاؤن فیھا ولدینا مزید۔ یعنی جو وہ چاہیں گے۔ ان کو مل جائیگا اور یہی مفہوم کن فیکون کی آیت میں ادا کیا گیا ہے۔ جو کچھ خدا کہتا ہے ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ مرنے کے بعد اس مقام پر پہنچ کر انسان خدا کی صفات کو اپنے اندر لے لیتا ہے۔ اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے کسی قسم کے حوائج کی تکلیف اسکو نہیں ہوتیں۔ اور نہ ہی اس کو دکھ دیتی ہیں۔ جس طرح کہ خدا کو وہ نہیں ہوتیں۔ غرضیکہ خدا کی صفات بندہ کو جنت میں ملتی ہیں۔ اس دُنیا میں نہیں ملتیں کیونکہ اگر یہاں بندہ خدا کی صفات کو اس طرح ظاہر کرے تو شرک کا ڈر ہے۔ لیکن چونکہ قیامت میں شرک کا ڈر نہیں ہو گا۔ اس لئے بندہ خدا کی صفات کا پورا مظہر ہو گا ؛

خدا اور بندہ میں فرق

ہاں خدا اور بندہ میں یہ فرق ہو گا کہ خدا کی صفات ذاتی ہیں۔ وہ صمد ہے۔ بے نیاز ہے۔ اس نے کسی اور سے صفات نہیں لیں۔ لیکن بندہ صمد نہیں۔ بلکہ محتاج ہے اور اس نے ان صفات کو خدا تعالیٰ سے حاصل کیا ہو گا

اور وہ ہر دم اسی کا محتاج ہوگا۔

احمدی اصحاب سے سوال

یہ بیان کرنے کے بعد میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم خدا سے غنی ہو اور خدا کے محتاج نہیں ہو۔ کیا تم نے انسان کی پیدائش کی غرض کو پورا کیا۔ اور اس کے لئے کوشش کی ہے کہ تم خدا کی صفات میں رنگین ہو جاؤ۔ انکو حاصل کر لو۔ اُسی کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اور اس کے حصول کے لئے تڑپتے رہو تم خوش قسمت ہو کہ تم نے خدا کے ایک نبی کو دیکھا اور اسکی صحبت سے فائدہ اُٹھایا۔ تمہیں خدا نے وہ نعمت دی جس کے لینے کے لئے دوسری قومیں تڑپتی ہیں لیکن انکو نہیں ملی۔ انیس سو سال گذرے کہ عیسائیوں نے نبی کی شکل نہیں دیکھی۔ ۳۳ سو سال گذرے کہ یہودیوں نے خدا کے فرستادہ کا چہرہ نہیں دیکھا۔ اور تیرہ سو سال گذرے کہ مسلمانوں نے کسی برگزیدہ کی صحبت سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ اس لئے تم جتنا اس نعمت کے حاصل ہونے پر خوش ہو۔ کم ہے۔ اور جتنی خوشی مناؤ تھوڑی ہے۔ لیکن تمہارا خوش ہو لینا ہی کافی نہیں۔ بلکہ تمہیں چاہیئے کہ اس نعمت کی قدر کرو۔ اور اس آفتاب کی روشنی سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اگر دوسری قومیں اس آفتاب کے مقابلے میں چمگادڑوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور وہ اس نور کی قدر و منزلت نہیں جانتیں۔ اسلیئے اس آفتاب کی روشنی سے چھپنا چاہتی ہیں۔ کیونکہ ان کی آنکھیں بیمار ہیں۔ اور انہیں طاقت نہیں کہ اس آفتاب کی روشنی کو دیکھ سکیں لیکن تم نے آفتاب کو دیکھا ہے۔ اسکی روشنی کو ملاحظہ کیا ہے اسلیئے میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم میں سے کتنے ہیں۔ جنکی یہ خواہش ہے۔ کہ ہم نے خدا کو ملنا ہے۔ اور اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت کم لوگ ہیں۔ جن کی یہ خواہش ہے۔ اور پھر وہ بہت کم ہیں جن کی یہ خواہش ہے۔ مگر وہ اس کے پورا کرنے کے لئے بے چین ہیں۔ اکثر لوگوں کا وقت غفلت میں گذرتا ہے تم میں سے بہت ہیں جنھوں نے حضرت صاحب کے وعظ اور لیکچر سنے۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضؓ کے درسوں اور وعظوں میں شامل ہوئے۔ اور پھر میرے خطبے اور درسوں کو سنا ہے۔ لیکن باوجود اس کے تم میں ایسا نمایاں تغیر نہیں آتا جس سے یہ معلوم ہو کہ تم کسی امر کے حاصل کرنے کے لئے دیوانے ہوئے ہو اور سخت بے چین ہو۔ اور تمہیں ایک منٹ بھی چین نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ تمہاری ترقی کی رفتار بہت سست ہے۔ اور تم میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو کئی قسم کے عیبوں سے ملوث ہیں تم دیکھو گے کہ کئی ایسے ہونگے۔ جنہیں غیبت کی عادت ہوگی بہت ایسے ہونگے۔ جنہیں خیانت کی عادت ہوگی۔ کئی ایسے ہونگے۔ جنہیں جھوٹ کی عادت ہوگی۔ باوجود ان عادات قبیحہ کے پھر وہ مطمئن ہیں یہ نہیں کہ وہ عادات قبیحہ کو ترک کر دیں۔ اور اپنے اندر ایک نمایاں فرق پیدا کر لیں۔ اور اس کوشش میں لگے رہیں کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی صفات کا جلوہ گاہ بنائیں۔

اصلاح کیلئے بے چینی

میں یہ نہیں کہتا کہ فوراً تغیر آجائے۔ صحابہ میں بھی تغیر فوراً نہیں ہوا تھا۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ بے اطمینانی اور بے چینی کا پیدا ہونا اصلاح کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور مؤمن کو اپنی اصلاح کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے۔ دیکھو کڑوی دوا انسان کی طبیعت میں گھبراہٹ پیدا کر دیتی ہے۔ لیکن وہی کڑواہٹ بیماری کو دُور کر دیتی ہے۔ بیماروں کو بحران پڑتا ہے۔ جس کے متعلق طبیب کہتے ہیں کہ یا تو بیمار مر گیا یا بچ گیا۔ پس اسوقت بیمار کی بے چینی اسکی حالت کو اکثر اوقات اچھا بنا دیتی ہے۔ اور وہ تندرست ہو جاتا ہے۔

تم میں خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے بے چینی بے اطمینانی اور گھبراہٹ پیدا ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ تمہارا علاج جلدی ہو سکے۔ اور تمہیں جلد شفا حاصل ہو جائے وہ مریض کیسے شفا پا سکتا ہے جو یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ بیمار ہے اور اگر اس کو لوگ کہتے ہیں کہ تم اپنا علاج کرو تاکہ تم تندرست ہو جاؤ۔ تو وہ ڈانٹ کر جواب دیتا ہے کہ تم غلط کہتے ہو۔ میں تندرست ہوں۔ ایسے مریض کا جانبر ہونا نہایت ہی مشکل ہے۔ ڈاکٹر کو وہی مریض تلاش کریگا جسے اپنے بیمار ہونے کا احساس ہوگا۔ اور اپنی بیماری کے متعلق جس کو بے چینی اور بے اطمینانی ہوگی۔ پس تم اپنے اندر بے اطمینانی اور بے چینی پیدا کرو۔

وعظوں سے بے توجہی

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے تم کو کتنے ہی خطبے ایسے سنائے ہیں کہ اگر تم ان پر عمل کرتے اور تم میں ان پر کاربند ہونے کی گھبراہٹ ہوتی۔ تو تم ضرور اپنی کمزوریوں کا علاج کر دیتے اور اپنی غرض کو حاصل کر لیتے۔ لیکن افسوس کہ تم میں سے بہتوں نے ان خطبوں ان وعظوں ان لیکچروں کو کانوں سے سُنا۔ لیکن قلب میں جگہ نہ دی۔ وعظوں کے سُننے کے بعد اُٹھ کر چلے گئے۔ اور ایسے ہو گئے۔ کہ گویا کچھ سُنا ہی نہیں۔ اور نہ ہی کبھی ان پر عمل کرنے کی کوشش کی۔ میں کہتا ہوں کہ ایسے وعظوں اور لیکچروں کے سننے سے کیا فائدہ۔ لیکچروں اور وعظوں کے سننے کی غرض تو ان نصائح پر عمل کرنا ہوتی ہے۔ جو ان میں بتلائی جاتی ہیں۔ اور جب تک انسان ان نصائح پر عمل کر کے اپنے اندر ایسا تغیر نہ پیدا کر لے۔ کہ جس سے وہ دُنیا ہی میں خدا تعالیٰ سے ملاقات حاصل کر لے اور اس کے نورانی چہرہ کو دیکھ لے۔ اور اس سے ملجائے۔ تب تک اس کے لئے مرجانے کی جگہ ہے۔

بیفائدہ خوشی

تم میں سے بہت ہیں جو اسبات پر خوش ہوتے ہیں کہ ان کو صداقت مسیح موعود کے مسئلہ کے دلائل معلوم ہو گئے۔ اور سمجھتے ہیں کہ مسیح موعود کی صداقت پر ہمارا انشراح صدر ہو گیا۔ تم میں سے بعض یہی کافی سمجھ لیتے ہیں کہ وفات مسیحؑ کا مسئلہ ہم نے ایسا حل کر لیا ہے۔ کہ اور کوئی اسمیں ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا تم میں سے بعض اسی پر پھُولے نہیں سماتے کہ ہم کو قرآن کے متعلق علوم و فنون پر کافی اطلاع ہے۔ اور اسمیں ہمارا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تم میں سے بہت ہیں۔ جو اس بات پر شاد ہیں کہ ہم بڑے اچھے مناظر ہیں۔ ہمارا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یا ہم بڑے اچھے مولوی ہیں ہم سے بڑھکر کوئی نہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ سب سے بڑے مولوی ہونے سے تم خدا تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور نہ ہی تم اسکی ملاقات حاصل کر سکتے ہو۔ تمہاری کتابیں اور تمہارا علم تم کو خدا تک پہنچانے سے قاصر ہے۔ ہاں اگر

کوئی چیز تم کو خدا تک پہنچا سکتی ہے تو وہ ایک ہی چیز ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے بے چینی گھبراہٹ اور بے اطمینانی ہے۔ اگر تم نے اس بے اطمینانی اور گھبراہٹ کو اپنے اندر پیدا نہیں کیا۔ جس کے ذریعہ تمہارا جوڑ خدا تعالیٰ سے ہو جائے تو میں کہتا ہوں تم نے کچھ بھی نہ کیا۔ تم اپنے اندر اس بے اطمینانی اور بے چینی کو ظاہر کرو۔ اور اس کے پورا کرنے میں کوشاں رہو۔ اور اس دن کے لئے تیاری کرو۔ جبکہ تم رب العزت کے سامنے پیش کئے جاؤ گے ؛

اخلاق کی درستی کرو

پس قبل اسکے کہ تم اس کے سامنے پیش ہو۔ اور تم سے تمہارے اعمال کی نسبت باز پرس کی جائے۔ اپنے اخلاق درست کرو۔ کیونکہ یہی سیڑھی خدا تک پہنچنے کی ہے۔ میں اپنی واقفیت کی بنا پر کہتا ہوں کہ میں نے خدا کی صفات خوشنودی اور غضب کو دیکھا ہے۔ اور معلوم کر لیا ہے کہ اخلاق کی درستی اور ان کا سنوارنا خدا تعالیٰ کے حصول کے لئے ایک لابدی امر ہے۔ اور مجھ پر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ بد اخلاقی ایک نجاست ہے جو خدا تعالیٰ سے دور پھینک دیتی ہے۔ کیا تم اپنے بدن پر نجاست لگے ہوتے ہوئے بادشاہ کے سامنے جا سکتے ہو۔ کیا کوئی تم میں سے نجاست کے ٹوکرے کو سر پر اٹھا کر بادشاہ کے حضور جا سکتا ہے ہرگز نہیں۔ پھر تم بداخلاقی کی نجاست سے ملوث ہوتے ہوئے کس طرح رب الکائنات کے دربار میں حاضر ہو سکتے ہو۔ پس تم اگر چاہتے ہو کہ اس رب الکائنات کے دربار میں باریابی حاصل کرو۔ تو اس کے لئے تم کو اخلاق فاضلہ کا حاصل کرنا اور مختلف اوقات میں اپنے جوشوں کو دبانا اور اپنی زبان کو لگام میں رکھنا پڑیگا۔ تمہیں اپنے نفسوں کو خدا کے لئے قربان کرنا پڑے گا۔ مخلوق خدا کی ہمدردی میں ہر وقت کوشاں رہنا ہو گا۔ اور تمہیں اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پیدا کرنا ہو گا۔ تب تم کافر کی قبر کی بجائے مومن کی قبر میں ڈالے جاؤ گے۔ اور تمہارے لئے ایک کھڑکی جنت کی طرف کھولی جائیگی تاکہ تم اس کی خوشبوؤں سے اپنے دل کو خوش کرو۔

انسان کی اصل غرض

بعض نادان اخلاق فاضلہ کو ہی غرض وغایت ٹھہرا لیتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں کہ اخلاق فاضلہ ہی انسان کا مقصد اعظم ہے۔ اور یہی کامیابی کی کلید ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اخلاق فاضلہ ہرگز انسان کی پیدائش کی غرض وغایت نہیں ہیں۔ بلکہ انسانی پیدائش کی غرض وغایت خدا کو حاصل کرنا اور اس کا قرب پانا ہے۔ اور اخلاق تو صرف خدا تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ انہیں سنوارنے اور درست کرنے سے ہم خدا تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور یہ خدا کے حاصل کرنے میں ایک سیڑھی کا کام دے سکتے ہیں۔ لیکن یہ ہمارے اصلی مقصود نہیں۔ اگر بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اخلاق فاضلہ کا حاصل کرنا انسان کی پیدائش کی غرض وغایت ہے تو ہم کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ہر ایک وہ شخص جو اخلاق فاضلہ اختیار کئے ہوئے ہو۔ خدا کا مقرب اور اس کا محبوب ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ عیسائی لوگ اپنے اندر ایک حد تک اخلاق فاضلہ رکھتے ہیں تو کیا اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ وہ خدا رسیدہ ہیں اور خدا کو ان سے محبت ہے۔ اور وہ خدا سے محبت کرتے ہیں۔ بسا اوقات ایک آدمی جو اپنے خلق کی وجہ سے نہایت شریف اور سنجیدہ معلوم ہوتا ہے۔ خدا کی درگاہ سے راندہ ہوا ہوتا ہے۔ اور اس قابل نہیں ہوتا۔ کہ خدا تعالیٰ اس کو زمرۂ صلحا میں داخل کرے۔ پس یہ تو درست ہے کہ اخلاق فاضلہ خدا تعالیٰ تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہیں۔ جو انسانی زندگی کا اصلی مدعا اور مقصد ہے۔ لیکن یہ درست نہیں کہ وہ خود مستقل انسانی زندگی کی غرض وغایت ہیں۔ اس کی مثال بعینہٖ اس طرح ہے جیسے انٹرینس۔ ایف اے اور بی اے اور ایم اے تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اسے پاس کرنے کے بعد طلباء بی اے اور ایم اے کے امتحانات پاس کر کے ڈگریاں حاصل کر لیتے ہیں۔ اسی طرح اخلاق فاضلہ بمنزلہ انٹرینس ہیں۔ ان کے اختیار کرنے کے بعد خدا کا حصول اور قرب انسان حاصل کر سکتا ہے ؛

تو اخلاق فاضلہ صرف خدا تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور ایک بلندی پر پہنچنے کے لئے بمنزلہ سیڑھی ہیں۔ پس تم اس بلندی پر پہنچنے کے لئے اور اپنے محبوب کو حاصل کرنے کے لئے اخلاق فاضلہ اختیار کرو۔ تاکہ اس تک تم پہنچ سکو۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ کتنے تم میں سے ایسے ہیں جو اپنی کمزوری کی وجہ سے ذرا سی شکل کے پیش آنے پر احمدیت سے ہی انکار کر بیٹھتے ہیں۔ اور غصے میں کئی ایک ایسے فقرے ان کی زبان سے نکل جاتے ہیں۔ جو نہ صرف خدا تک پہنچنے میں روک کا کام دیتے ہیں بلکہ وہ انسانیت کی حد سے بھی گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ سو میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تم خدا کی صفات کو اپنے اندر جذب کرنا چاہتے ہو تو پہلے اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پیدا کرو۔ اور اخلاق فاضلہ اختیار کرو۔ تاکہ تم آسانی سے اس کی صفات کو اپنے اندر جذب کر سکو۔

خدا ہم سب کو اخلاق فاضلہ حاصل کرنے کی توفیق دے۔ اور اس زیست کے پانے کی توفیق دے جو ہمیں مرنے کے بعد ملیگی۔ اور خدا ہمارے اندر ایسے تغیرات پیدا کر دے کہ ہم اس کی صفات کو آسانی سے اپنے اندر جذب کر سکیں۔ آمین

قابل توجہ موصیان و سکرٹری صاحبان جماعتہائے احمدیہ

(۱) بسا اوقات بعض موصیوں کا حصہ وصیت خود موصیوں یا سکرٹری صاحبان کی بے توجہی سے پوری پوری تفصیل نہ ہونے کی وجہ سے چندہ عام میں جمع ہو جاتا ہے اور موصیوں کا کھاتہ حصہ آمد موعودہ کا مطالبہ قائم رکھتا ہے۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو رقم حصہ آمد کی سکرٹری صاحبان کسی موصی سے وصول کریں۔ آئندہ انکے نام نمبر وصیت سکونت اور وہ عرصہ جس کیلئے کوئی حصہ ادا کیا گیا ہے بہ تفصیل درج کیا کریں ورنہ اس قسم کی غلطیوں سے بچنا محال ہے۔

(۲) نیز یہ بھی خیال رہے کہ جو چندہ وغیرہ بذریعہ منی آرڈر بھیجا جایا کرے۔ خواہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے نام ہو یا ناظر بیت المال یا محاسب کے۔ تفصیل بذرہ مہربانی [illegible] محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ایک ماہ کیلئے خاص رعایت پر
تریاق چشم

ہمارا مشہور معروف بے نظیر مجرب تریاق چشم جسکی تعریف ناظرین کرام بارہا سن اور دیکھ چکے ہیں اور ہر گھر میں حفظ ماتقدم کے طور پر اسکا رکھنا ضروری سمجھا گیا۔

ہم نے اس مبارک رمضان شریف کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ماہ عام کیلئے اسکی قیمت پانچ روپے فی تولہ کے بجائے چار روپے فی تولہ کر دیگئی ہے۔ تاکہ ہر خاص و عام اس سے مستفید ہوں۔ مگر یہ رعایت صرف ان خریداروں کو دیجاویگی۔ جو ایک تولہ سے کم خرید نہ کرینگے اور محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ تصدیق کیلئے صرف ایک ہی سارٹیفکیٹ درج کیا جاتا ہے

"میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا احاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گوجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا اور سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔"

دستخط صاحب سول سرجن کیمبل پور

المشـــــتھر

خاکسار۔ میرزا احاکم بیگ موجد تریاق چشم پنجاب گوجرات گدھی شاہدولہ صاحب

مخالفین سلسلہ احمدیہ کو نصف قیمت پر

غیر احمدی علماء اور پیغام پارٹی کے امراء اور موتبیری کی تعداد کی ساری مخالفت کو دور کرنے والی کتابوں کا مکمل سٹ جسکی اصلی قیمت ہے۔ ماہ اپریل میں عہ نصف قیمت پر ملیگا۔ احباب جلد اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں سٹ کی تفصیل یہ ہے۔ چند دوست مل کر منگالیں تو محصولڈاک کا فائدہ رہیگا۔ مباحثہ مونگھیر پر حصہ مباحثہ ایرکوٹلہ علماء حال کو دعوت مباہلہ و مباحثہ و حلف الہامی کیفیت جلسہ یہود حقیقت تجم ثانی۔ التنقید۔ تمام کو مع محصولڈاک ۱۰ روپیہ ارسال کرنے پر وی پی بھیجے گا۔ المشتہر:۔ مینجر فاروق بک ڈپو

مسلمانوں کی امداد کا غیبی فرشتہ

آل انڈیا میوچل مسلم فیملی ریلیف فنڈ ایسوسی ایشن لاہور

سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی

ہر شہر اور ہر قصبہ میں مسلمان ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سینکڑوں روپیہ کی امداد

ہر مسلم مرد و عورت ممبر ہوکر حاصل کر سکتا ہے ۵ ر کے ٹکٹ بنام جنرل مینجر روانہ کر کے قواعد و ضوابط طلب کریں

دو مکان بکتے ہیں

ایک مکان برلب سڑک کلاں متصل ہائی سکول ایک کنال زمین میں جسمیں پانچ دوکانیں جسکے زنانہ مکان کی ضروریات کیلئے ایک کمرہ کلاں معہ برآمدے اور ایک کمرہ اور باورچیخانہ معہ ڈیوڑھی کے قیمت پانچہزار روپیہ دیگر مکان آٹھ مرلہ زمین میں واقعہ محلہ دار الفضل برلب سڑک جسمیں دو کانیں اور دو کمرے زنانے معہ ڈیوڑھی کے قیمت پندرہ سو روپے۔ جن جن اصحاب کو خریدنا منظور ہو۔ کسی اپنے خاص احباب کی معرفت خرید فرماویں کسی کو مجھکو بھی کی خط و کتابت سے معاف فرماویں۔

خاکسار:- سید عزیز الرحمن احمدی۔ قادیان دارالامان

طبی معلومات میں حیرت انگیز اضافہ

آئیے اگر حضرات قدردان کمال کے کاغذ پر رکھیے ایسے کلیجہ نکال کے

ناظرین والا تمکین تقضاء کا تو علاج نہیں اور نہ حیات و ممات خالق عالم کے سوا دوسرے کے قبضہ قدرت میں ہے۔ لیکن بقائے صحت و زندگی کے لئے ادویات کا استعمال ضروری ہے۔ انسان کا خاصہ ہے۔ کہ کبھی بیمار کبھی تندرست اس لئے ہر ایک شخص حصول صحت و بقائے تندرستی کی خاطر ہمیشہ اس کا متلاشی ہے۔ کہ کوئی اکسیر نسخہ مل جائے۔ تو مشکلات حل ہو جاویں اور زمانے کی نئی رفتار اور روشنی بھی اسبات پر مجبور کرتی ہے۔ کہ طب یونانی کے دوا روشہرت اور بقا کیخاطر کے کرشموں کا اظہار کیا جائے۔ اور فیز زمانے میں ایسے لوگوں کی کثیر جماعت نظر آرہی ہے جو اسبات کی متلاشی ہے کہ اگر کامل مجربات دستیاب ہو جاویں تو نادانوں کے ہاتھوں سے بچ جاویں۔ ان خیالات کو مدنظر رکھکر بندہ نے کمال جستجو اور برسوں کی محنت شاقہ کے بعد بفضل خدا مجربات نورانی طب نصف چارسو صفحہ کی تالیف کی ہے۔ جسمیں انسانی جسم کے تمام امراض نئی پرانی پیچیدہ داخلی خارجی بیماریوں کی تیر بہدف مجرب المجرب ہزاروں نسخہ جات صدریہ مخفیہ درج کئے ہیں۔ یعنی تمام طب یونانی کا لب لباب و سرمایہ حیات و متاع زندگی کا نچوڑ لیکر دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اس مجموعہ کے بیان کردہ قواعد پر عمل کر کے انسانی دینی و دنیاوی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے انسان ہمیشہ تندرست و چالاک رہتا ہے۔ اسبات کو دنیا نے مانا ہوا ہے۔ کہ یونانی علاج معالجے سے سراسر فائدہ ہے۔ نقصان کا احتمال نہیں بلکہ طب یونانی جملہ علوم فنون کی سردار ہے۔ تمام ماہرین یعنی ڈاکٹر و وید ہومیوپیتھک وغیرہ اس خرمن کے خوشہ چیں ہیں۔ ایسے کامل مجربات کی ایک جلد منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ اگر آپ ہزاروں روپیہ خرچ کر ڈالیں تو دوسری جگہ ایسے مجربات نسخہ جات دستیاب نہیں ہو سکینگے۔ جو آج تھوڑے داموں اس کامل مجربات میں مل سکتے ہیں۔ قیمت فی جلد مجلد درجہ اول للعہ ر درجہ دوم عہ ر بلا جلد ےعہ

ملنے کا پتہ:- حکیم نور محمد ولد حکیم مولوی فضل احمد مرحوم۔ مالک شفاخانہ شبر مہوت لاہور کشمیری بازار

مختصر خبریں

اکسفورڈ ۲۴ اپریل بے تار کے ٹیلیفون کے ذریعہ آواز کے انتشار کا تجربہ نہایت کامیاب ثابت ہوا۔ برطانیہ عظمیٰ کے ہر حصہ میں ملک معظم کی تقریر کا ایک ایک لفظ نہایت صفائی سے سنا گیا۔ بہت سے شہروں میں آواز کو بلند کرنیوالے آلات لگائے گئے تھے۔ جن کے گرد لوگوں کے ہجوم جمع ہو گئے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ کوئی ساٹھ لاکھ اشخاص نے ملک معظم کی تقریر اپنے کانوں سے سنی ہوگی۔ تقریر کے علاوہ نمائش کی افتتاحی تقریبات مثلاً بینڈ اور تالیوں کا بجنا بھی دور دراز کے علاقوں میں سنا گیا۔

امرتسر ۲۴ اپریل۔ آدھی رات کے قریب درگا داس کلرک نیشنل بنک آف انڈیا کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ کیونکہ اس نے چوک لوہگڈھ کے اندر مسجد کے قریب بندوق چلائی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُسے بندوق کا نیا نیا لائسنس ملا ہے۔ بندوق سیکھنے کے شوق میں اس نے مسجد کے تین مسلمانوں کو مجروح کر دیا۔ ایک کو شدید زخم لگے۔ اُسے ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ پولیس نے موقعہ پر جا کر تحقیقات کی۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ پنجاب میں گذشتہ دو ہفتہ کے اندر ۲۲ ہزار آدمی مرض طاعون کا شکار ہوئے جن میں ۱۷ ہزار نذر اجل ہوئے۔ شروع سال سے اس وقت تک اکہتر ہزار چار سو سولہ آدمی بیمار پڑے۔ اور ۵۴ ہزار ۲۰۷ جانیں ضائع ہوئیں۔

بعض سربرآوردہ سکھوں نے جن میں جگت سنگھ سردار اودے سنگھ اور باوا ہردول سنگھ وغیرہ آمادہ ہو گئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ جج امرتسر کی عدالت میں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنا باقاعدہ حساب پیش کرے۔

پونا ۱۹ اپریل۔ اچھوتوں کی بمبئی کی سوشل کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا۔ قرار دادیں منظور کی گئیں جن میں چھوت کو دور کرنے اچھوتوں کو ہندو جاتی میں داخل کرنے اور دیگر معاشرتی اصلاحات کے متعلق فیصلے کئے گئے۔ اور پردہ کے اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا۔

قاضی بدر الحسن صاحب بی اے ایڈیٹر اخبار مدینہ بجنور پر جو مقدمہ دفعہ ۱۲۴ الف کے مطابق میر رحمت اللہ صاحب ہمایوں کے کابل سے بھیجے ہوئے مضمون کے متعلق دائر تھا۔ اس میں انہوں نے معافی مانگ لی ہے۔

لنڈن ۲۴ اپریل میجر فاربس لنڈن سے کوئٹہ بذریعہ موٹر آنا چاہتے ہیں۔ روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ کا راہ سفر یہ ہوگا۔ پیرس۔ مونٹی کارلو جینوا۔ فیوم۔ سالونیکا۔ الیگزنڈرا۔ حلب بغداد۔ کرمان شاہ۔ طہران۔ مشہد اور قلات یہ سفر ۱۰۰ روز میں ختم ہوگا۔

ایتھنز۔ برطانوی سفیر نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ نے یونانی جمہوریت کو تسلیم کر لیا ہے۔

ٹوکیو ۲۵ اپریل۔ یہاں اور اوساکا کے مقام پر امریکہ کے "نقل وطن" کے مسودہ کے خلاف احتجاج کرنے کے اجلاس منعقد ہو رہے ہیں۔

نیروبی ۲۴ اپریل۔ ہندوستانیوں کے پول ٹکس کی ادائیگی سے انکار کرنے پر چند ممتاز سربرآوردہ ہندوستانیوں کو جیل بھیجا گیا۔ جنہیں مسٹر جوشی سابق رکن لیجسلیٹو کونسل بھی شامل ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ آئرلینڈ کی حدود کے متعلق کانفرنس جو لنڈن میں ہو رہی ہے۔ ناکام رہی اور کوئی معاہدہ نہ ہوا۔

لکھنؤ ۲۴ اپریل ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی ہے ۲۲ اپریل تک ۸۱ اشخاص بیمار اور ۴۳ ہلاک ہوئے زیادہ تر مسلمان شکار ہو رہے ہیں۔

کلکتہ۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی پور نے مانک ٹولہ کے مقدمہ بم کے ملزموں کو حضور والا پار سیشن سپرد کر دیا۔

سنبھل پور کے بعض ہندو لیڈران نے سوامی ابھیدانند کو ہندو مذہب کے متعلق تقریر کرنے کے لئے سنبھل پور مدعو کیا۔ آپ نے منو کے اقوال کا حوالہ دیتے ہوئے اور ان کے سنسکرت اشلوک کو دہراتے ہوئے فرمایا کہ قدیم آریہ گوشت خور تھے وہ گائے کا بھی گوشت کھاتے تھے۔ موجودہ نسل کو بھی انکی اتباع کرنی چاہیئے۔ گائے کا گوشت کھانا جرم نہیں ہے۔" (ہمدم ۲۶ اپریل بحوالہ امرت بازار پتریکا)

باریسال اور قرب و جوار کے ضلعوں میں جو ڈاکے پڑتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بہت سے بنگالیوں کی گرفتاریاں ہوئی ہیں جن کو ڈاکہ اور بغاوت کے شبہ میں گرفتار کیا گیا۔

امرتسر ۲۴ اپریل۔ سردار مہندر سنگھ لدھیانوی ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل کو زیر دفعہ ۱۷ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری گرفتار کر لیا گیا ہے۔

پنڈت مہادیو تیاگی۔ پنڈت نردیو شاستری اور شیو دیال ممبران آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اخبارات کو اطلاع دی ہے کہ چونکہ مہاتما گاندھی جی اور سوامی شردھانند جی مسٹر محمد علی کی تقاریر کو قابل اعتراض نہیں پاتے تو ہم اس ریزولیوشن کو واپس لیتے ہیں۔ جو صدارت سے مستعفی ہونے کے متعلق ہم نے پیش کیا تھا۔

قاہرہ۔ جس طالب علم کو گرفتار کر لیا گیا ہے اس نے کارپول رائٹ کے قتل کا اقبال کر لیا ہے۔ اور کہا ہے کہ قتل کا مقصد زاغلول کی وزارت اور برٹش ریزیڈنسی کے درمیان کشیدگی پیدا کرنا تھا۔

امرتسر ۲۵ اپریل۔ سر ایڈورڈ میکلیگن گورنر پنجاب دوپہر کے وقت امرتسر پہنچے۔ رؤسا اور زمینداروں کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس کے بعد میونسپل کمیٹی نے ایک گارڈن پارٹی رام باغ میں دی۔

امرتسر ۲۱ اپریل سردار جودھ سنگھ ایم اے ممبر لیجسلیٹو کونسل پر جو کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے دوسرے جتھے کے مقدمہ میں سرکاری گواہ تھے۔ جھوٹی گواہی دینے پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

رائے پرستھ ناتھ بوس بہادر ایم اے ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)